www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تنقید

مولانا محمد رمضان سلفی

عربی کے نادان محافظ

ماضی قریب میں ہم نے "محدث" کے اگست اور ستمبر و اکتوبر ۸۶ء کے شماروں میں، عربی دانی کی خوش فہمی میں مبتلا، اہلِ طلوعِ اسلام کو اس وقت جھنجھوڑا تھا، جب انہوں نے نادانی سے حرفِ جر دُہرائے بغیر ضمیر مجرور پر اسمِ ظاہر کے عطف کو ممنوع سمجھ لیا تھا! بجائے اس کے کہ یہ لوگ اس کے بعد اپنی غلط روی پر آگاہ ہو کر شرمندہ ہوتے، یا اگر حق بجانب تھے تو محدث کے اٹھائے ہوئے درجن بھر اعتراضات میں سے کسی ایک ہی کا جواب دیتے، اصل مبحث سے ہٹ کر اور بالا ہی بالا اپنی خوشی کا یوں اظہار کرنے لگے کہ:

"طلوعِ اسلام کی اس گرفت نے اہلحدیث علماء کا سکون تباہ کر دیا ہے۔ اگر وہ اپنی غلطی مان لیں تو انھیں طلوعِ اسلام کی علمی برتری تسلیم کرنی پڑتی ہے!"

سبحان اللہ! ـــــ لیکن اس "علمی برتری" کے ساتھ ہی ساتھ جب اپنی علمی کم مائیگی کے خیال نے بھی انھیں ستایا، کیونکہ محدث کے مذکورہ شماروں کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ لازمی امر تھا، تو اس کے فوراً بعد خود ہی اپنی مسکینی اور عجز کا اظہار بھی کر دیا ـــــ اور لکھا کہ:

"..... کیونکہ ایک طرف اہلحدیث فرقے کے ہزاروں علماء تھے، اور دوسری طرف اکیلا طلوعِ اسلام!" (طلوعِ اسلام جنوری ۸۷ء)

دراصل شخصی تعصب اور جمود سے آزاد ہو کر جب کبھی ان لوگوں کو علمی ذوق نصیب ہوگا تو یہ حقیقت تسلیم کرنے پر اپنے تئیں مجبور پائیں گے کہ عربی زبان میں کسی پر گرفت تبھی ممکن ہے، جب اس کی گرامر سمجھنے کی صلاحیت موجود ہو! ـــــ یہاں یہ صلاحیت تو مفقود ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں اہلحدیث سے اپنی علمی برتری منوانے کا شوق ضرور چرایا ہے ــــــ ہم معروض ہیں جنابِ والا، کہ محدث میں شائع ہونے والے مضمون کی ابتداء سے لے کر انتہا تک ہم نے آپ کے علمی شاہکار ہی تو قلمبند کیے تھے، اور جن پر گرفت کی مضبوطی کا ثبوت خود آپ کے طویل سکوت نے فراہم کر دیا ہے ــــــ کیا ہی بہتر ہوتا کہ آپ لوگ وہی قاعدہ ایک بار پھر دہرا لیتے، تاکہ اس کی غلط تعبیر پر آپ کو دوبارہ کبھی خفت نہ اٹھانی پڑ جائے! ــــــ ہم بڑے ادب و احترام سے آپ کی خدمت میں یہ گزارش کریں گے کہ جب بھی کبھی اپنے آپ کو علمی برتری کے گھمنڈ میں مبتلا پائیں، تو اس کے ازالہ کے لیے اس نحوی قاعدے سے متعلق محدث کے مذکورہ شمارے ضرور ملاحظہ فرما لیا کریں ــــــ یوں آپ کو اپنا مبلغ علم بھی معلوم ہو جایا کرے گا اور کسی مجموعۂ حدیث سے درود کے زیرِ بحث الفاظ کی مثال بھی طلب کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی، جیسے کہ آپ نے لکھا ہے:

> "ہمارا سوال یہ تھا کہ اگر "آلہ" کے اضافے والی درود کی عبارت صحیح ہے ... تو پھر حدیث کے ۷۴ مجموعوں میں درج شدہ احادیث کی صحت مشکوک ہو جاتی ہے!"
>
> (طلوعِ اسلام جنوری ۷۸ء)

جبکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ "آلہ" کے اضافے کے ساتھ درود کی عبارت اگر حدیث کے کسی مجموعے میں نہ بھی ہو، تب بھی حدیث کی کسی کتاب کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا ــــــ بالکل ویسے ہی جیسے کہ "آلہ" کے اضافے کے بغیر "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قرآنِ کریم میں کہیں بھی موجود نہ ہونے سے قرآنِ پاک پر کوئی حرف نہیں آتا! ــــــ ہم طلوعِ اسلام سے یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ جب ہم نے "ضمیر مجرور پر حرفِ جر دہرائے بغیر اسم ظاہر کے عطف کا جواز ثابت کر دیا ہے، تو اس کے بعد بھی بھکاری کا کشکول اٹھا کر درود کے الفاظ کی مثال کے لیے دستِ سوال دراز کرنا کیا عبث اور لایعنی حرکت نہیں؟ ــــــ پھر یہ سوال کرنے میں آپ حق بجانب بھی کہاں ہیں؟ ــــــ کہ حدیثِ رسولؐ کو آپ عجمی سازش قرار دیتے ہیں اور بار بار سمجھانے کے باوجود آپ اس پر افتراء سے باز نہیں آتے، تو اس انکارِ حدیث پر مصر رہنے کے بعد آپ کو یہ پریشانی کیوں لاحق ہے کہ حدیث کے کسی مجموعے میں "آلہ" کے اضافے والی درود کی عبارت موجود نہیں! ــــــ علاوہ ازیں جب آپ انکارِ حدیث کر کے دوسروں سے کٹ چکے اور فرقہ بننے کی اس تعریف پر صادق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے کے بعد طلوعِ اسلام بھی اکیلا رہ گیا ہے تو آپ کو اس پر افسوس کیوں ہے ؟ —— ہاں اگر، خود فرقہ ہونے کے باوجود، آپ طلوعِ اسلام کے ذریعے دوسروں کو فرقہ کے طعن سے مطعون کرتے رہتے ہیں، تو یہ آپ کی ان جہالتوں میں سے ایک جہالت ہے کہ جنھیں طلوعِ اسلام میں "حقائق و عبر" سے تعبیر کرنے کے آپ عادی ہو چکے ہیں —— یقین جانیئے اپنی ان بچگانہ حرکتوں سے آپ اہلحدیث علماء کا سکون ہرگز تباہ نہ کر سکیں گے !

—— اور اپنی یہ تنہائی و بیچارگی، اور اہلحدیث کے ہزاروں علماء بھی محدّث کے مذکورہ مضامین پڑھنے کے بعد ہی آپ کو نظر آئے ہیں، ورنہ اس سے قبل تو آپ انھیں ملک کا ایک چھوٹا سا فرقہ باور کراتے آئے ہیں —— اگرچہ اب بھی اپنی "اٰمِنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ" کی پرانی پالیسی پر چلتے ہوئے آپ کے اس اقرار سے منحرف ہو جانے کا خطرہ موجود ہے، تاہم ذہن نشین کر لیں کہ ہمارے ہاں تو کثرت و قلت حق و باطل کا معیار ہی نہیں۔ مگر خود آپ کے اقرار کی رُو سے، جس مسلک کے صرف علماء ہی ہزاروں ہوں، اس کے ماننے والے تو کروڑوں ہوں گے —— پھر بھی انھیں چھوٹا سا فرقہ کہنا کیا دیوانے کی بڑ نہیں ؛

طلوعِ اسلام نے لکھا ہے کہ :۔

"تحریف کا تعلق ان احادیث سے تھا جو اس اخبار[1] میں درود کی عبارت میں "آلہٖ" کے اضافے کے ساتھ شائع ہو رہی ہیں !"

لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ درود میں "آلہٖ" کے لفظ سے اگر تحریفِ حدیث لازم آجاتی ہے، تو "صلی اللہ علیہ وسلم" کے الفاظ پر مشتمل درود کو چھوڑ کر صرف "صلعم" لکھنا کیونکر تحریف کی ذیل میں نہیں آتا ؟ جبکہ اس جرم کا ارتکاب آپ کے اپنے ہی گھر میں ہو رہا ہے —— خود آپ کے "باباجی" نے اپنی کتاب معراجِ انسانیت کے ص ۲۲۸ پر نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے نامِ نامی کے ساتھ "صلعم" لکھ کر اس تحریف کا ارتکاب کیا ہے —— چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہودِ مدینہ کے ساتھ ہونے والے معاہدہ کو انھوں نے یُوں نقل کیا ہے :

---

[1] ہفت روزہ "اہلحدیث"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صلعم بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَثْرِبَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ ......!" (حوالہ مذکور)

کیا آپ ہی کی طرف سے تحریفِ حدیث کی یہ دلیل، آپ لوگوں کو دوسروں پر بے جا اعتراض کرنے سے باز رکھنے کے لیے کافی نہیں؟ یہی تو یہ آپ کا تاریخ کے ساتھ ہے! ـــــ رہا قرآنِ مجید، تو جو سلوک آپ اس کتابِ مقدس سے کر رہے ہیں وہ بھی اب منظر عام پر آنے لگا ہے ـــــ یہ تو ابھی تھوڑے ہی دنوں کی بات ہے کہ خطبہ حجۃ الوداع پر مشتمل حدیث کو آپ نے "عجمی سازش" کہہ کر اس کا مذاق اڑایا، تو ہم نے آپ ہی کے من بھاتے قاعدے کے تحت اس خطبے کی مطابقت قرآنِ کریم سے ظاہر کر دی۔ اب چاہیے تو یہ تھا کہ آپ اسی جگہ واپس آجاتے جہاں سے آپ کا قدم غلط سمت میں اٹھا تھا اور از سرِ نو اپنا سفر شروع کرتے، لیکن اس کے برعکس آپ نے اپنی ٹیڑھی روش پر ضد کا اظہار یوں کیا کہ:

"اس ایک لاکھ سے زائد راویوں والی حدیث کا صحیح متن کیا ہے؟"

(طلوعِ اسلام جنوری ۶۸۸)

مقامِ غور ہے کہ خطبہ حجۃ الوداع کے ہر ہر جملے کی قرآنی تعلیمات سے مطابقت ثابت ہو جانے کے بعد، بالخصوص آپ کو یہ زیب دیتا ہے کہ اس پر اعتراض کریں؟ کیونکہ آپ کے ہاں تو حدیث کی صحت کو جانچنے کا اصول ہی یہ ہے کہ وہ قرآنی تعلیمات کے مطابق ہو! ـــــ لہٰذا دوبارہ ہم یہ واضح کیے دیتے ہیں کہ خطبہ حجۃ الوداع کی حدیث کا وہی متن صحیح ہے، جس کی قرآنی تعلیمات سے مطابقت آپ پر واضح کی جا چکی ہے!

ـــــ مزید برایں، "قرآن، قرآن" کی رٹ لگانے کے باوجود، قرآنِ کریم ہی سے آپ کی بیزاری کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ قرآنِ کریم کو چھوڑ کر آپ نے سعودی عرب سے چھپنے والے اخبارات کا سہارا لیا ہے، اور لکھا ہے کہ:

"وہاں سے سینکڑوں اخبارات و رسائل شائع ہوتے رہے ہیں، لیکن کسی میں بھی وہ "آلہٖ" کے اضافے والا درود نظر نہیں آتا!" (طلوعِ اسلام جنوری ۸۷ء)

سوال یہ ہے کہ درود کو پرکھنے والے آپ کے وہ نحوی قاعدے اب کہاں گئے جن کا آسمان آپ نے سر پر اٹھا رکھا تھا؟ ـــــ اور اگر یہ سب بخارات بن کر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڑ چکے، چنانچہ اب سعودی عرب اور وہاں کے علماء سے آپ نے سند لینے کی ٹھانی ہے، تو کیا خیال ہے اگر قرآنِ کریم کے مفاہیم و مطالب متعین کرنے کے لیے بھی انہی اہلِ زبان سعودی علماء سے رجوع کر لیا جائے ــــ پھر اگر آپ کا پورا پرویزی لٹریچر اس معیار پر پورا نہ اترے تو اسے دریابرد کر دیا جائے؟ ــــ علاوہ ازیں وہیں سے طبع ہونے والا البخاری مسلم کا ایک سیٹ کیوں نہ منگوا لیا جائے، جن کی حدیثوں کو آپ عجمی سازش قرار دیتے اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں؟ ــــ کیا آپ اپنے ہی پیش کردہ اس طریقِ استناد پر قائم رہتے ہوئے ہم سے یہ وعدہ کرنے کو تیار ہیں کہ سعودی عرب سے چھپنے والی صحیحین پر آپ فوراً ایمان لے آئیں گے؟

ــــ قارئینِ کرام، طلوعِ اسلام نے اصل بحث سے توجہ ہٹانے کی خاطر ہمیں اپنے اکتوبر ۸۶ء اور مارچ ۸۷ء کے شمارے دیکھنے کی دعوت دی ہے ــــ ہم نے جب انھیں دیکھا، تو وہاں کیا دھرا تھا؟ ــــ عربی قواعد میں وہی گھپلا، جس کی اصلاح کا ہم نے فریضہ سر انجام دیا تھا۔ تاہم اکتوبر ۸۶ء کے شمارہ میں مذکور نحوی قاعدہ اپنے نئے سانچے میں یوں ڈھلا کہ:

"ضمیر پر اسم ظاہر کا عطف نہیں ہو سکتا!" (ص ۲۹)

حقیقت یہ ہے کہ قرآنِ کریم کی تحریفِ معنوی کے بعد اب ان لوگوں نے عربی زبان اور اس کے قواعد کو بگاڑنے کا بھی منصوبہ بنا لیا ہے۔ اس لیے کہ قاعدے کی مذکورہ تعبیر سے ضمیر پر عطف کی رہی سہی گنجائش کو بھی مات کر ڈالا چنانچہ ہر ضمیر پر اسم ظاہر کے عطف کو ممنوع بنا کر رکھ دیا۔ جبکہ محلِ نزاع ضمیر مجرور پر اسم ظاہر کا عطف ہے۔

یہ تو ان کے علم کی ایک ادنیٰ سی جھلک ہے، ذرا اس سے آگے بڑھ کر آپ دیکھیں تو یہ حضرات بحرِ علم میں مزید غوطے کھاتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ امام قشیری نے جب "الارحامِ" کی قراءت بالجر کو صحیح بتانے کے بعد فرمایا کہ:

"وَإِذَا ثَبَتَ شَيْءٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ رَدَّ ذٰلِكَ فَقَدْ رَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!"

یعنی نبی کریم علیہ السلام سے "الارحام" کی قراءت بالجر کے ثابت ہو جانے کے بعد جس نے اسے رد کیا، اس نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تنقید کی!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی دانی کے ان دعویداروں نے پہلے تو قشیری کی اس عبارت کو امام قرطبی کا فتویٰ بنا دیا ہے، پھر اسے سیاق وسباق سے کاٹ کر "الارحام" کی قرات بالجر سے اپنے انکار کی تائید میں استعمال کر لیا ہے جو کہ امام قشیری کے، اپنی اس عبارت سے، اصل مقصود کے بالکل خلاف ہے۔

ان لوگوں کی یہ روش کوئی نئی نہیں، بلکہ مستشرق پرویز کے فکرِ قرآن کا ایک نمونہ ہے، آنجہانی کا بھی یہی حال تھا کہ اپنے ذہن میں فرنگی طرز کا ایک مفروضہ گھڑتے، پھر اسے مسلمانوں میں مقبول بنانے کے لیے قرآنی آیات کے مختلف تراشے جمع کرنے بیٹھ جاتے۔ ہوتا یوں کہ آیت کے جس ٹکڑے کو بنیاد بنایا جاتا، وہ مدنی دور کا ہوتا، اور آیت کے جس حصے سے اس خود ساختہ فکر کی تعمیر کی جاتی، وہ حصہ اس سے بہت پہلے مکی دور کا ہوتا، اور یہ نام نہاد مفکرِ قرآن بڑی ڈھٹائی سے اس معکوس اور الٹے اندازِ فکر کو "فنِ تصریفِ آیات" سے تعبیر کر دیتا۔ یعنی "قرآنی آیات میں ہیرا پھیری کا فن"! اس مفسرِ قرآن کے بعد اب ادارہ طلوعِ اسلام اس فن کا وارث ہے، جو اسے قرآنِ کریم کے علاوہ عربی زبان کے دوسرے مراجع میں بھی استعمال کرنے لگا ہے، جیسا کہ اس کی مثال عنقریب ذکر ہو چکی ہے!

مگر زیرِ بحث عطف کے اس مسئلہ میں فرقہ طلوعِ اسلام یوں بری طرح پھنس گیا ہے، کہ اس سے گلو خلاصی کرانا اب اس کے لیے ممکن نہیں رہا۔ اور وہ یوں کہ "الارحام" منصوب ہونے کی صورت میں بھی "تَسَاءَلُونَ بِهِ" کی ضمیر مجرور پر ہی محلاً معطوف ہے، اور حرفِ جر دوبارہ نہیں لایا گیا۔ لہٰذا ضمیر مجرور پر اسم ظاہر کا عطف بلا اعادۂ جار صحیح ہوا۔ مزید تفصیلات کے لیے "محدث" اگست، ستمبر، اکتوبر ۸۶ء کے شمارے ملاحظہ ہوں!

خلافت و جمہوریت

از قلم مولانا عبدالرحمن کیلانی

دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے

ضخامت ۲۸۸ صفحات

مجلد سادہ ایڈیشن ____ قیمت ۸۰ روپیہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ